



سوال

(45) مکمل قرآن کی تلاوت کتنے دنوں میں کی جائے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرنے کے لیے کم از کم کتنا وقت صرف کرنا چاہئے؟ کیا ایک رات یا ایک دن میں قرآن کریم کی تلاوت ختم کی جاسکتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایک دن یا ایک رات میں سارا قرآن نہیں پڑھنا چاہئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے فرمایا:

”پر مہینے میں (پورا) قرآن پڑھو۔ انہوں نے کہا: اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔“

آپ نے فرمایا: میں دن میں قرآن (ایک بار) پڑھ لو۔ انہوں نے کہا: اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

دس دنوں میں پڑھ لو۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

(فأقرآه فی سبع ولا تزدد علی ذلک فان لزوجک علیک حقا ولزورک علیک حقا) (مسلم، الصیام، النہی عن صوم الدھر، ح: 1159)

”سات روز میں پڑھو، اس سے زیادہ نہ کرو۔ اس لیے کہ تم پر تمہاری بیوی کا حق بھی ہے، تم پر تمہارے ملاقاتیوں کا بھی حق ہے اور تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اشخاص کے احوال کے پیش نظر فرامین جاری کیے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو سات دن، کسی کو پانچ دن اور کسی کو تین دن سے کم وقت میں قرآن پڑھنے کی اجازت دی، مگر کسی بھی صورت میں تین دن سے کم وقت میں قرآن کی تلاوت مکمل نہیں کرنی چاہئے۔ ایک دن یا رات میں مکمل قرآن کی تلاوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت نہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نہیں جانتی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح تک کبھی پورا قرآن پڑھا ہو۔

(نسائی، قیام اللیل، الاختلاف علی عائشہ فی ایاء اللیل، ح: 1642، ابن ماجہ، اقامۃ الصلوات والسنة فیما، فم کم یستحب یتختم القرآن، ح: 1348)

تین دن سے کم وقت میں مکمل قرآن کی تلاوت سے قرآن میں تدبر اور تفکر ممکن نہیں۔ چنانچہ سنن البوداؤد میں ہے، عبداللہ بن عمرو نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کتنے دنوں



میں قرآن پڑھوں؟ آپ نے فرمایا:

(فی شہر) ”ایک مہینے میں۔“ انہوں نے کہا: میں اس سے زیادہ (روزے رکھنے کی) طاقت رکھتا ہوں۔ ابو موسیٰ (ابن ثنی) نے یہ جملہ بار بار دہرایا، یعنی انہوں نے اس مدت میں کمی چاہی، حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: (اقرانی سبع) ”سات دنوں میں پڑھ لو۔“ انہوں نے کہا: میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: (لا یغفر من قراہ فی اقل من ثلاث) ”جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔“

(قراءة القرآن وتجزیہ وترتیلہ، فی کم یقرأ القرآن، ح: 1390، ترمذی، القراءات، ماجاء ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف، ح: 2949، ابن ماجہ، اقامۃ الصلوات والسنن فیہا، فی کم یستحب یتختم القرآن، ح: 1347)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ افکار اسلامی

قرآن اور تفسیر القرآن، صفحہ: 141

محدث فتویٰ